Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۲۴ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش | ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | ۲۴ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۲۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۳ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صبح ۸½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ گلے کی تکلیف سے بھی آرام ہے۔ الحمد للہ —— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کو گو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

قادیان ۲۳ ماہ تبوک حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد و نزلہ کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

دو روز ہوئے مسجد اقصےٰ میں قرآن کریم کے ۲۰ پاروں کا درس ختم ہو چکا ہے۔ یہ درس مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل اور مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے علی الترتیب دس دس ...

اُسی قوم کے دن زندہ ہوتے ہیں جس کی راتیں زندہ ہوں

رمضان المبارک کا ایک کثیر حصہ گذر چکا ہے۔ اور بہت تھوڑے دن باقی ہیں۔ پھر یہ مبارک ایام ہماری زندگی میں آئیں گے یا نہیں۔ اس کا علم عالم الغیب خدا کے سوا اور کسی کو نہیں۔ اس لئے مومن کا فرض یہی ہے۔ کہ اُسے نیکی کا جو بھی موقعہ میسر آئے۔ اُس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بڑا ہی بد قسمت ہے وہ انسان کہ جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا۔ اور اُس کے پہلے تمام گناہ بخشے نہ گئے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص پورے طور پر اور صحیح معنوں میں رمضان المبارک سے فائدہ اٹھائے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور اب رمضان کا اکثر حصہ گذر چکا۔ صرف چند روز اس مبارک مہینہ میں سے باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ گہرے غور کے ساتھ اپنے اعمال کا جائزہ لے۔ اور سوچے کہ اُس نے خود۔ اس کے بیوی بچوں۔ بھائی بہنوں اور عزیز و اقارب نے اس مبارک مہینہ سے کہاں تک فائدہ اٹھایا۔ اور پھر کوشش کرے۔ کہ باقیماندہ ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ کہ یہ دن خصوصیت کے ساتھ بہت بابرکت اور قابل قدر ہیں۔

رمضان کا آخری عشرہ اس لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ لیلۃ القدر اکثر صوفیاء اور روحانی علماء کے نزدیک اسی عشرہ میں آتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں اور ان میں سے بھی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ گو اس حدیث سے یہ ثابت نہیں۔ کہ لیلۃ القدر ہمیشہ آخری دس راتوں میں ہی ہوا کرے گی۔ البتہ بعض اور ایسی باتیں ہیں جو کم سے کم اس بات کے سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ کہ اکثر اوقات لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہی ہوا کرتی ہے یا ہونی چاہیئے پس یہ دعاؤں کی قبولیت کے خاص دن ہیں۔ اور معلوم نہیں یہ دن پھر میسر آسکیں یا نہ آسکیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ان دنوں میں جتنا ہو سکے زور لگا لینا چاہیئے۔ کمر ہمت کس کر عبادت کے لئے کھڑے ہو جانا چاہیئے۔ اور اس مبارک مہینہ کے اختتام کو سامنے دیکھ کر ایک گھبراہٹ ہمارے دلوں میں پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ یہ مہینہ، یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نازل ہونے کا خاص مہینہ تمام ہو جائے۔ اور ہم تہی داماں ہوں۔ پس جو چند دن باقی ہیں۔ ان میں راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ کے حضور بہت بہت دعائیں کرو۔ ان ایام میں ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت۔ درازیٔ عمر اور دینی و ملی مقاصد میں شاندار کامیابی کے لئے دعائیں کرے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے مبارک وجود کا سایہ احباب جماعت کے سروں پر دیر تک قائم رہنے کے لئے دعائیں کرے۔ سلسلہ کی ترقی و عظمت کے لئے نیز مبلغین کی کامیابی اور خیر و عافیت کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔ اور پھر ہر احمدی کوشش کرے کہ ان ایام میں ان راتوں کو اٹھ کر اپنے مولیٰ کے حضور جھکنے اور گڑگڑانے کی ایسی مشق ہو جائے کہ ... اور جماعت کا ہر فرد تہجد کا ایسا عادی ہو جائے۔ کہ ہمیشہ اُسے ادا کر سکے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اسی قوم کے دن زندہ ہوتے ...

مُقطّعاتِ قرآنی ۔ قسط نمبر (۵)

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ایک اعتراض کا جواب

ان قرائن کے بعد اب میں ایک ضروری اعتراض کا جواب لکھتا ہوں۔ جو اس ضمن میں پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ اعتراض یہ ہے۔ کہ جب سارا قرآن فاتحہ ہی کی تفسیر ہے۔ تو بہت سی سورتوں پر مقطعات کیوں نہیں ہیں۔ مثلاً سورہ قٓ کے بعد آخر قرآن تک کوئی مقطعات نہیں ہیں۔ اور درمیان میں نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ انفال۔ نحل۔ بنی اسرائیل۔ کہف۔ انبیاء۔ حج۔ مومنون۔ نور۔ فرقان۔ احزاب۔ سبا۔ فاطر۔ صافات۔ زمر۔ محمد۔ فتح۔ حجرات جیسی بڑی سورتیں باوجود اس کے کہ وہ فاتحہ ہی کی تفسیر ہیں۔ کیوں مقطعات سے خالی ہیں؟

اس کے جواب میں اگر یہ کہا جائے کہ جب ایک مقطعہ مثلاً الٓرٰ کی ایک سورت قرآن میں آگئی تو اس کے بعد ... سورتیں بغیر مقطعات کے ہوں گی وہ سب مقطعہ الٓرٰ کے ماتحت ہی ہوں گی۔ مثلاً سورہ آل عمران جس پر الٓمٓ ہے۔ اس کے بعد نساء مائدہ اور انعام بغیر مقطعات کے ہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہیئے کہ ان کا مقطعہ بھی الٓمٓ ہی ہے۔ اور جب تک نیا مقطعہ آئندہ سورۃ پر ظاہر نہ ہو۔ یونہی مقطعہ چلتا رہے گا۔ یہ توجیہہ ایک عمدہ توجیہہ ہے۔ بشرطیکہ اس پر سے ایک اعتراض ہٹا دیا جائے۔ اور وہ اعتراض یہ ہے کہ اس اصول کے ماتحت پھر خود آل عمران پر بھی الٓمٓ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ وہی سورۂ بقرہ والا الٓمٓ کافی تھا۔ آل عمران پر دوبارہ الٓمٓ لانے کی کیا ضرورت تھی؟ اور پے در پے سات سورتوں میں حٰمٓ لانے کی کیا حاجت تھی؟ صرف پہلا حٰمٓ کافی تھا۔

دوسرا ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ مثلاً قٓ قرآن مجید کا آخری مقطعہ ہے یا بقول بعض لوگوں کے نٓ آخری مقطعہ ہے جس کے بعد سورۃ والناس تک کوئی مقطعہ نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ سورہ قٓ یا سورہ نٓ سے آخر قرآن تک یہی قٓ یا نٓ کا مقطعہ ان باقی سب سورتوں کا بھی مقطعہ ہے؟ لیکن قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قٓ یا نٓ کے معنے باقی کی ہر سورت پر حاوی نہیں ہوتے۔ یعنی یہ دعویٰ ثابت نہیں ہوتا کہ نٓ کے بعد کی تمام کی تمام سورتیں ساری ہی ہم مطلب ہیں بلکہ مضامین میں اس قدر اختلاف ہے کہ سوائے ایک خاص مقطعہ کے ان کے مضامین نہ قٓ کے ماتحت آتے ہیں نہ نٓ کے۔

اب اعتراض مندرجہ صدر کا جواب میں اپنے علم کے مطابق دیتا ہوں جس سے اوپر کی دونوں توجیہات کے بدلے میں ایک نئی توجیہہ پیش کرونگا جو اگر قابل قبول ہو تو اسے بھی ذہن میں مستحضر رکھا کریں۔ اعتراض یہ تھا کہ جن سورتوں پر مقطعات نہیں ہیں کیا وہ الحمد کی تفسیر سے باہر ہیں اور اگر باہر نہیں ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ان پر مقطعات نہیں آتے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آج سے ۴۸ سال قبل کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

اب سنیئے اس کی توجیہہ۔ میرے نزدیک کوئی سورۃ بھی فاتحہ کے کسی مقطعہ سے باہر نہیں ہے مگر یہ نہیں کہ پچھلی سورۃ کا مقطعہ خالی سورتوں پر چلتا ہو۔ بلکہ ہر ایک سورۃ خود اپنا مقطعہ رکھتی ہے۔ کیا کبھی آپ نے الٓمٓ۔ الٓرٰ۔ حٰمٓ وغیرہ سے ذرا اوپر بھی نظر اٹھا کر دیکھا۔ کہ ہر سورۃ پر فاتحہ کی ایک پوری آیت لکھی ہوتی ہے۔ اور وہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اب فرمایئے کیا کوئی سورۃ بھی قرآن مجید کی بغیر بسم اللہ کے ہے۔ اور کیا بسم اللہ فاتحہ کی پہلی آیت اور ساری فاتحہ کا مجمل خلاصہ ہے یا نہیں؟ کیا رحم اللہ تعالےٰ کی وہ ام الصفات نہیں ہے جس پر تمام عالمین برزخ حشر جنت دوزخ سب امور کا دارومدار ہے۔ پس بسم اللہ کو ہر سورۃ کے اوپر رکھنے کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی بھی سورہ قرآن کی ایسی نہیں۔ جس میں فاتحہ کی تفسیر مجملاً نہ ہو۔ خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی۔ لیکن بہت ساری سورتیں ایسی بھی ہیں۔ جن میں مجمل تفسیر فاتحہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر کے علاوہ باقی اور آیات کی تفسیر بھی خاص طور پر مندرج ہے۔ اور وہاں علاوہ بسم اللہ کے دوسرے مقطعات بھی حسب مطالب لکھے گئے ہیں۔ پس سورۃ تو کوئی ایسی نہیں ہے جس میں فاتحہ کی تفسیر نہ ہو۔ کیونکہ کوئی سورۃ بسم اللہ سے خالی نہیں۔ جو فاتحہ ہی کی پہلی آیت بلکہ فاتحہ کا مغز ہے۔ ہاں علاوہ بسم اللہ کے بخصوص طور پر بعض سورتوں پر دوسرے مقطعات لگا کر ان میں کہیں صراط مستقیم کی تفسیر مخصوص طور پر کی گئی ہے اور کہیں انعمت علیہم اور مغضوب علیہم اور ضالین اور کہیں یوم الدین کی اور کہیں رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین اسماء صفات الٰہی کی۔ اور کہیں ایاک نعبد کی اور کہیں ایاک نستعین کی۔ پس اس جواب سے یہ اعتراض بالکل باطل ہو گیا۔ کہ بغیر مقطعات والی سورتوں کا کیا حال ہے؟ اور اس اعتراض کا بھی کہ کیا فاتحہ سے باہر بھی کوئی حصہ قرآن کا ہے؟ اور اس اعتراض کا بھی کہ پچھلی سورتوں کا مقطعہ کھینچ تان کر اگلی سورتوں پر کیوں لگایا جائے۔ پس یاد رکھو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ صرف نئی سورۃ کے آغاز کا نشان ہے بلکہ اس کی تفسیر (گویا فاتحہ کی ہی تفسیر) ہر سورۃ میں موجود ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں کہو کہ بسم اللہ کی آیت ام المقطعات ہے۔ گویا جن سورتوں پر مقطعات نہیں ہیں*

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالف علماء کی بے جا ہٹ اور ناروا ضد و مخالفت سے تنگ آکر رسالہ انجام آتھم میں مکرر انہیں مباہلہ کے لئے بلایا۔ اور لکھا کہ اگر آپ لوگ واقعی یہ سمجھتے ہیں۔ مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ جو میرا یکطرفہ مباہلہ ہوا تھا جس میں میں نے اس کے لئے قطعاً کوئی دعا نہ کی تھی۔ بلکہ جو کچھ کہا صرف اپنے لئے کہا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے مجھ پر ایسے ایسے فضل کئے۔ اور برکتیں نازل کیں۔ کہ جن کی پوری طرح تفصیل بھی بیان نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اختصاراً دس برکتیں گنائیں۔ اور آخر میں تحریر فرمایا کہ "یہ دس برکتیں مباہلہ کی ہیں جو میں نے لکھی ہیں۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں۔ جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں۔ فعلیہم ان یتدبروا ویفکروا فی ھذہ العشرۃ الکاملۃ بالآخر ہم دوبارہ ہر ایک مخالف کفر مکذب پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ مباہلہ کے میدان میں آئیں۔ اور یقیناً سمجھیں کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے عبدالحق کے مباہلہ کے بعد یہ دس قسم کا ہم پر انعام و اکرام کیا اور اس کو ذلیل کیا۔ اور اس کا بیٹے (کی پیدائش) کا دعوےٰ بھی جھوٹا نکلا۔ اور کوئی عزت اس کو حاصل نہ ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کے تمام دعاوی کو رد کیا۔ اس سے بڑھ کر اس مباہلہ میں ہوگا۔ میں نے اس روز بد دعا نہیں کی۔ کیونکہ وہ ناسمجھ اور غبی تھا۔ اور اس کی جہالت اس کو قابل رحم ٹھہراتی تھی۔ مگر اب میں دعا کروں گا۔ سو چاہیئے۔ کہ ہر ایک مباہلہ کی درخواست کرنے والا اپنی طرف سے چھپا ہوا اشتہار شائع کرے۔ اور یہ ضروری ہوگا۔ کہ مباہلہ کرنے والا صرف ایک نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم دس ہوں ...... اور پھر اس کے بعد ذیل کی دعا اس اشتہار میں لکھے۔ اور وہ دعا یہ ہے

دُعا۔ اے خدائے علیم و خبیر میں جو فلاں ابن فلاں ساکن قصبہ فلاں ہوں۔ اس شخص کو جس کا نام غلام احمد ہے دعوئ مسیح موعود ہونے میں کاذب اور مفتری اور کافر جانتا ہوں۔ اور یہ تمام الہام اس کے جو میں نے انجام آتھم کے صدا سے ۶۲ تک اس اشتہار میں لکھے ہیں۔ یہ سب میرے نزدیک افترا یا شیطانی وساوس ہیں۔ تیری طرف سے نہیں ہیں۔ پس اے خدائے قادر اگر تو جانتا ہے۔ کہ میں اپنے اصرار میں سچا ہوں۔ اور اس کا یہ دعوےٰ تیری طرف سے نہیں۔ اور نہ یہ الہام تیری طرف سے ہیں۔ بلکہ درحقیقت کافر ہے۔ تو اس امت مرحومہ پر احسان کر۔ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے۔ تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آجائیں۔ اور اگر یہ مفتری نہیں۔ اور تیری طرف سے ہے۔ اور یہ تمام الہام تیرے ہی مونہہ کی پاک باتیں ہیں تو مجھ پر جو میں اس کو کافر اور کذاب سمجھتا ہوں دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب آج کے دن سے ایک برس کے اندر نازل کر۔ آمین اھ"

اس وقت حضور علیہ السلام نے جن علماء اور مشائخ کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ اور ان کے نام بھی رسالہ انجام آتھم میں درج ہیں۔ مگر افسوس کہ اس رسالہ اور سہل طریق فیصلہ کی طرف ان لوگوں نے توجہ نہ کی۔ یہی نہیں بلکہ اس دعوت کا جواب تک نہ دیا۔ ہاں جہاں تک ہمارا علم ہے صرف دو اشخاص نے حضور علیہ السلام کی اس دعوت کے جواب میں خط لکھے یعنی مشائخ میں سے نواب بہاولپور کے پیر میاں غلام فرید صاحب چاچڑاں والے اور علماء میں سے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے

پیر غلام فرید صاحب کا مکتوب

پیر صاحب مرحوم نے جو خط عربی زبان میں لکھا۔ وہ رسالہ انجام آتھم کے صہ۳۹ پر درج ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

"تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں۔ جو رب الارباب ہے۔ اور درود اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شفیع ہے۔ اور نیز اس کی آل اور اصحاب پر اور تم پر سلام اور ہر ایک جو راہ صواب میں کوشش کرنے والا ہو۔ اس کے بعد واضح ہو۔ کہ میں ابتدا سے تیرے لئے تعظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں۔ تا مجھے ثواب حاصل ہو۔ اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعائت آداب کے تیرے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں مطلع کرتا ہوں۔ کہ میں بلا شبہ تیرے نیک حال کا معترف ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے۔ اور تیری سعی عنداللہ قابل شکر ہے۔ جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا کر۔ اور میں آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہوں۔ اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا۔ تو میں زیادہ لکھتا۔ والسلام علیٰ من سلک سبیل الصواب منمقام چاچڑاں"

(ضمیمہ انجام آتھم صہ۲۸)

دوسرا خط بذریعہ رجسٹری مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا۔ جو سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں آج تک نہیں چھپا جسے ہم بجنسہٖ درج ذیل کرتے ہیں۔ اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ جواب بھی درج کریں گے۔ جو حضور علیہ السلام نے انہیں لکھ بھیجا۔ کہ یہ بھی ابھی تک احمدیہ لٹریچر میں نہیں چھپ سکا

مولوی غلام دستگیر قصوری کا خط

باسمہ سبحانہ

از فقیر غلام دستگیر ہاشمی قصوری عفی اللہ عنہ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بعد السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

واضح ہو کہ رسائل اربعہ مرسلہ آپ کے فقیر کو پہنچے۔ آپ نے جو ان میں درخواست مباہلہ کر کے فقیر کو بھی مباہلہ کے لئے بلایا ہے۔ سو فقیر بعد از استخارہ مسنونہ آپ کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ فقیر آپ کے ساتھ مباہلہ کے واسطے از تہ دل مستعد ہے۔ آپ اب اس میں طوالت نہ کریں۔ شعبان کے ابتدا میں لاہور آجائیں۔ فقیر بھی امروز فردا لاہور پہنچ جاتا ہے اپنے دونوں فرزندوں کو لے کر آپ اپنے عزیزوں سے بلکہ فقیر سے مباہلہ کر لیں۔ یہ قید کہ کم سے کم دس آدمی حاضر ہوں۔ جو صفحہ ۶۷ کی سطر ۱۶-۱۷ میں درج ہے۔ شرعاً لابدی نہیں ہے لاہور کے مدعو مولویوں سے اگر کوئی صاحب فقیر شامل ہوئے تو فبہا۔ ورنہ ایک ہی فقیر حاضر ہے۔ آپ نے اگر پندرہ شعبان تک مباہلہ نہ کیا۔ تو آپ کاذب متصور ہوں گے۔ اور فقیر اس امر کو مشتہر کر دے گا۔ فقط

المرقوم ۲۹۔ رجب روز دوشنبہ ۱۳۱۴ھ

از قصور مسجد کلاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

* بلکہ صرف بسم اللہ والی سورتوں میں فاتحہ کی مجمل تفسیر تو ہے گو مخصوص آیات کی نہیں۔ خلاصہ یہ کہ سارے قرآن کا مقطعہ سورۂ فاتحہ ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کا مقطعہ وہ بسم اللہ ہے۔ جو سورۂ فاتحہ کے سر پر ہے *

یہ رقعہ چند معتبر شاہدوں کی شہادت سے آج رجسٹری کرا کر بھیجتا ہوں۔ فقط

گواہ شد ۱ عبد القادر وکیل مقیم قصور بقلم خود۔
گواہ شد ۲ حافظ سید محمد قصوری بقلم خود۔
گواہ شد ۳ شیخ محمد بخش ساکن قصور بقلم خود۔
گواہ شد ۴ مرزا عظیم الدین بقلم خود (اسکے بعد اور بھی کئی نام مرقوم ہیں۔ جو پڑھے نہیں گئے ان کے آخر میں لکھا ہے۔ مرتب)

فقیر کان اللہ لہ لاہور مسجد چینیاں۔ مسجد ملا مجید کے قریب مقیم ہوگا۔ تاریخ صدر۔ اس رجسٹرڈ خط کے جواب میں جو مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقم فرمایا۔ وہ مندرجہ ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مولوی غلام دستگیر صاحب

بعد ما وجب آپ کا خط پہنچا۔ میں بہت خوش ہوا۔ کہ آپ نے مباہلہ میں آنا منظور کر لیا ہے۔ مگر آپ کے خط میں بعض ایسے امور ہیں۔ جو تصفیہ طلب ہیں۔ اور نیز آپ نے قطعی طور پر لاہور آنے کی تاریخ نہیں لکھی۔ اس لئے میں اس وقت محبی اخویم حکیم فضل دین صاحب کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ اُمید کہ آپ ہر طرح سے تصفیہ کر کے حکیم صاحب موصوف کے ساتھ لاہور میں مباہلہ کے لئے چلے آدینگے۔ اور پھر حکیم صاحب میرے نام تار دے دیں گے۔ تو میں انشاء اللہ بلا توقف لاہور میں پہنچ جاؤں گا۔ مگر یہ ضروری ہوگا۔ کہ آپ اُن مراتب کا تصفیہ کر دیں۔ جن کو حکیم صاحب زبانی آکر کریں گے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
الراقم مرزا غلام احمد یکم شعبان ۱۳۱۴ھ

حضور علیہ السلام نے جہاں حسب تحریر حکیم فضل دین صاحب بھیروی کو مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کے پاس بھیجا۔ وہاں مباہلہ کے متعلق ایک اشتہار کا مضمون بھی تحریر فرمایا۔ جو حکیم صاحب مرحوم ساتھ لے گئے۔ انشاء اللہ اس اشتہار کا مضمون آئندہ کسی اشاعت میں شائع کر دیا جائے گا۔ کہ وہ بھی اس مکتوب کی طرح نایاب اور غیر مطبوعہ ہے۔ کیونکہ وہ مجموعہ اشتہارات میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے بعد بشرط صحت وہ خط وکتابت بھی تلاش کر کے شائع کریں گے۔ جو حکیم فضل دین صاحب اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کے درمیان ہوئی۔ اور یہ چیز تاریخ سلسلہ میں بالکل نئی ہوگی۔ انشاء اللہ

محتاج دُعا خاکسار ملک فضل حسین احمدی
کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

مالیہ اراضی کی معافی میں توسیع

حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ان لوگوں کو مالیہ اراضی معاف کر دیا جائے جو ایسی زمینوں میں اناج اور چارے کی فصلیں پیدا کریں جو غیر مزروعہ رہنے کے باعث سابقہ اندراجات میں بنجر درج ہیں۔ اس رعایت کا اطلاق خریف ۱۹۴۳ء اور ربیع ۱۹۴۵ء کیلئے تمام زمینوں پر ہوگا۔ سوائے سرکاری بنجروں کے جنہیں عارضی طور پر کاشت کیلئے کچھ شرح فی فصل کے ایسے زرپٹہ کے عوض پٹے پر دیا

رعایت کا نادر موقعہ

ہر طبیب اور غیر طبیب کے لئے بے نظیر تحفہ!

ارمغان "تحفہ" جواہرات الموسوم گنج جواہرات

اس لاجواب کتاب میں ہندوستان بھر کے مشہور ومعروف دواخانوں کی خاص الخاص تجارتی واشتہاری اور پیٹنٹ ادویات کے سربستہ رازوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔ جن کی بدولت ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے کمائے جا رہے ہیں۔ ان کے تمام نسخے نہایت صحت کیساتھ معلوم کر کے بالکل بلا کم درج کر دئے گئے ہیں۔ عام نسخہ جات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بالخصوص مندرجہ نسخہ جات بالکل صحیح اور درست بمعہ دواخانہ فروخت کنندہ کے نام اور قیمت۔ اجزاء۔ ترکیب ساخت واستعمال اور فوائد ومختصر اشتہار وغیرہ ہر طرح سے مکمل درج کئے گئے ہیں۔ یعنی ہر ایک نسخہ جواہرات سے تولنے کے قابل بینظیر تحفہ ہے۔ الغرض طبی دنیا میں نئی اور نرالی طرز کی یہ پہلی جامع اور مبسوط قابل دید ایک لاجواب تصنیف ہے جس کا ہر طبیب۔ ڈاکٹر اور شائق طب کے علاوہ ہر اردو خواں کے پاس ہونا بیحد مفید ہے۔ کیونکہ یہ مصدقہ نسخہ جات کا عدیم النظیر مرقع مجربات کی سینکڑوں مطول کتابوں کی خریداری وزیر باری اور ورق گردانی سے بدرجہا بہتر اور افضل ہے۔ قیمت فی جلد مبلغ تین روپے۔ محصول ڈاک نو آنے۔ جو ایک نسخہ کی قیمت کے برابر تو کیا بلکہ عشر عشیر بھی نہیں۔

ضمانت

کتاب کی خوبیوں کی اس سے بڑھ کر اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ آپ کے ہاتھوں صرف پسندیدگی کی شرط پر ہی فروخت کی جاتی ہے کہ اگر کسی صورت میں بھی ناپسند آئے۔ تو آپ بڑے شوق سے اگلے ہی دن واپس بھیجکر اپنی قیمت منگوا سکتے ہیں۔ ضمانت نامہ ہر کتاب کے ہمراہ ارسال ہوگا۔

رعایت صرف پہلے ایک سو خریداروں کو ½ قیمت کی رعایت پر دو روپے چار آنہ میں علاوہ محصولڈاک دیجائیں گی۔ مزید رعایت صرف اکٹھی ۲ کتابیں منگوانے یا پیشگی قیمت آنے پر محصولڈاک بھی معاف۔ ریویو کیلئے اخبار الفضل ۱۲ مئی و ۱۷ ستمبر ۱۹۴۳ء کے پرچے دیکھئے۔ نوٹ۔ اگر آرڈر کی ایک ہفتہ تک تعمیل نہ ہو۔ تو پھر حکیم محمد عبد اللطیف پسرور ضلع سیالکوٹ سے طلب کیجئے ورنہ ترسیل زر اور جملہ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

ملنے کا پتہ

حکیم محمد یعقوب شمیم قریشی ڈھوڈہ براستہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

رُوحِ نشاط

اس کا دُوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل اور دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بینظیر ہے کھانسی اور پُرانے نزلہ کو دُور کرتا ہے۔

قیمت آٹھ روپے فی چھٹانک

طبیہ عجائب گھر قادیان

کوئن ٹیبلٹس (ٹکیاں) برائے ملیریا

دی کوئن سٹورز قادیان

باورچی کی ضرورت

ایک معزز احمدی دوست کیواسطے

جو علاقہ صوبہ سرحد میں برسرکار ہیں ایک باورچی کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند اصحاب مجھ سے خط وکتابت کریں۔

مفتی محمد صادق قادیان

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں انکو شروع سے ہی دوائی

"فضلِ الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دیجائیں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

فوری ضرورت ہے

سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ امیدواران جلد از جلد اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس "مینجر صاحب سندھ جننگ فیکٹری کنری جے ریلوے سندھ کو بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(۱) ڈیلوری کلرک (۲) پریس کلرک
(۳) گیٹ کیپر (۴) چوکیدار

امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارشیں بھی ضرور آنی چاہئیں

المعلن
سپرنٹنڈنٹ ایم این سنڈیکیٹ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

فرمایا:- "تحریک جدید میں وہی شخص شامل ہو جو وعدے کو پورا کرنے کی توفیق رکھتا ہو اور جو سمجھتا ہو کہ پہاڑ ٹل جائیں تو ٹل جائیں۔ مگر میں اپنے وعدے سے نہیں ٹل سکتا۔"

"اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے احباب کی کمی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ آخر یہ کام ہو کر رہے گا۔ اور رُک نہیں سکتا۔ حضور علیہ السلام کا الہام ہے۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ایسے آدمی لائے گا۔ جن کے دلوں میں الہاماً وہ تحریک پیدا کرے گا۔ کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے۔ تو موجودہ چندوں سے چار گنے زیادہ چندے وہ دے سکتی ہے۔ اور اگر سب ایماندار بن کر ایمان کے ایک مقام پر پہنچ جاوئیں۔ تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔"

تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے مصداق ہیں۔ بے شک آپ کا وعدہ سال نہم آخری تاریخ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے تو داخل کرنے کا ہے۔ مگر آپ سے یہ توقع اور امید کی جاتی ہے۔ کہ آپ اپنا سال نہم ۲۹ رمضان المبارک سے قبل مرکز میں داخل کر دیں گے۔ کیونکہ اس طرح آپ کچھ عرصہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے دے کر زیادہ ثواب حاصل کرنے والوں میں آجاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

قادیان کی برکات

قادیان خدا تعالےٰ کا منتخب کردہ مقام ہے۔ یہ مہبط انوار سماویہ اور منزل اسرار ربانیہ ہے۔ برکات اس مقدس مقام میں نازل ہوئی ہیں۔ اس کے فیوض کی کرنوں میں خفتہ روحوں کے لئے جلا کا پیغام ہے یہاں آنا اپنے ایمانوں کو تازہ کرنا اور روحانیت کو تقویت دینا ہے۔ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہمارے لئے قادیان آنے کا ایک موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔ پس اس بابرکت موقعہ پر اس مقام میں تشریف لائیے اور قادیان کے فیوض سے فائدہ اٹھائیے۔ یہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴ ماہ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

عید فنڈ کے متعلق احمدی احباب کا فرض

عید فنڈ کا چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم شدہ ہے جو ہر کمانے والے شخص سے ایک روپیہ کی شرح سے لیا جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ رفتہ رفتہ اس چندہ کی طرف احباب کی توجہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور جو رقم اس مد میں وصول ہوتی ہے۔ وہ جماعت کی وسعت اور استطاعت کے مقابلہ میں بہت کم ہوتی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری فرمودہ چندہ

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ

جملہ حکماء اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ گندے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم اور ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا۔ موتیوں کی طرح چمکاتا۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے۔ صرف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔ محصولڈاک دو شیشی تک ۸ آنہ۔ لیڈی ڈاکٹر کی رائے۔ لیڈی ڈاکٹر جناب غلام فاطمہ صاحبہ ایل۔ ایم۔ ایس رہتک لکھتی ہیں کہ مجھے اس کے اظہار میں خوشی ہے کہ آپ کے موتی دانت پوڈر نے مجھے بہت فائدہ دیا۔ براہ کرم ایک شیشی بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔ اور نیز ایک اور شیشی میری ایک سہیلی کے نام جنکا پتہ درج ذیل ہے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۳ ستمبر۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کیف کے جنوب میں جو فوجیں ڈنیپر دریا کے موڑ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وہ اب اسکے کنارے سے ۱۰ میل دور ہیں۔ کیف پر جو روسی فوج بڑھ رہی ہے۔ اس نے ۴۰ میل کے فاصلہ پر ایک اہم شہر لے لیا ہے۔ روسی فوجیں شمال مغرب کی طرف سے بھی کیف پر بڑھ رہی ہیں۔ گومیل پر بڑھنے والی روسی فوج نے بریانسک سے ۴۰ میل دور ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب سمالنسک کی جرمن فوجوں پر پیچھے سے حملہ کر رہی ہیں۔ بعض روسی دستے الاول کے پھاٹک تک پہنچ گئے ہیں۔ اور شہر پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ کوبان کے علاقہ میں بھی نووروسسک سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر انایا کی بندرگاہ پر روسی قبضہ ہو گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ یہاں کی جنگی بانڈز کی فروخت کی تقریب کے افتتاح کے موقعہ پر مارشل سٹالین کا ایک اعلان سنایا گیا جس میں مارشل موصوف نے کہا کہ اس وقت روسی فوج کے ۵۰۰ ڈویژن لڑائی میں شامل ہیں۔ اور ہم سمولنسک سے بحیرہ اسود تک ہر جگہ دشمن کو پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ ہر ایک روسی لڑائی کے کامیاب ہونے میں مدد دے رہا ہے۔ اور انہوں نے بہت سے جنگی بانڈ خریدے ہیں۔ اہل امریکہ کو بھی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ جنگی بانڈ خریدیں۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ اتحادی فوجوں کو سیلرنو پر اترے دو ہفتے ہوئے ہیں اور انہوں نے جرمنوں کو اس گھاٹی سے نکال دیا ہے۔ اب جرمن شمال کی طرف اپنے بچاؤ کے مورچوں کی طرف ہٹ رہے ہیں۔ پانچویں امریکن اور آٹھویں برطانی فوج نیپلز کی لڑائی کے لئے مورچے سنبھال رہی ہے۔ سیلرنو کے شمال میں بعض پہاڑیوں پر ابھی جرمنوں کا قبضہ ہے اور وہ وہاں سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ نیپلز میں جرمن بڑی تیزی سے عمارتوں کو گرا رہے ہیں۔ وہاں جرمن اور اطالوی سپاہیوں میں بڑے زور کی لڑائی بھی ہوئی ہے۔ جرمن افسروں نے بعض اطالویوں کو ٹھیک طور پر مدد نہ دینے کی وجہ سے گولی سے اڑا دیا تھا۔ اس پر اطالوی سپاہیوں نے جرمنوں پر حملہ کر دیا۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ مارشل بڈوگلیو نے کل پھر ایک تقریر اطالویوں کے لئے براڈ کاسٹ کی جس میں اطالویوں کو مخاطب کرتے ہوئے۔ مارشل نے کہا۔ کہ جتنی جلدی جرمنوں کو اٹلی سے نکال دیا جائے۔ اتنا ہی جلد اٹلی آزاد ہو گا۔ اٹلی کے سب لوگوں کو بادشاہ اور حکومت کی رہنمائی میں ملک کی مستقل بھلائی کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ عارضی صلح کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بیشک صلح کی شرائط ہمارے لئے سخت تھیں۔ لیکن اٹلی لڑائی میں شکست کھا چکا تھا۔ بعد کے حالات پر غور کرتے ہوئے بعض شرائط میں تبدیلی بھی ہو چکی ہے۔ اور کہا کہ سب اطالویوں کو مل کر اتحادیوں کا ساتھ دینا چاہیئے اور انکی کامیابی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

الجیرس ۲۳ ستمبر۔ آزاد فرانسیسی کمیٹی کے ریڈیو نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ جو فرانسیسی دستے کارسیکا پر اترے تھے۔ انھوں نے مقامی وطنی دستوں اور امریکی دستوں کے ساتھ مل کر جرمنوں کو شمال مشرقی کونے کی طرف دھکیل دیا۔ اب تک ایک ہزار سے زیادہ جرمن سپاہی ہلاک اور کئی سو قیدی بنائے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۳ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے روس و برطانیہ کے تعلقات کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ دونوں کے باہمی تعلقات اس سمجھوتہ کے مطابق ہیں۔ جو دونوں ملکوں میں ہوا تھا۔ ہم نے اس سمجھوتہ پر پوری طرح عمل کیا ہے۔ اور آئندہ بھی کریں گے۔ چاہے خیالات کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔ مگر جہاں تک امریکہ۔ برطانیہ روس اور چین کی بھلائی کے سوال کا تعلق ہے۔ ہم پوری طرح متحد ہیں۔ ہم آئندہ کے لئے امن چاہتے ہیں۔ ایسا امن جو ہمیشہ کے لئے لڑائی کا خاتمہ کر دے۔ آخر میں مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ میں جلد ہی اتحادی دول کے دوسرے وزراء خارجہ کو ملوں گا۔ نیز امید ظاہر کی۔ کہ مسٹر روزویلٹ مسٹر چرچل اور مارشل سٹالین میں ملاقات کا انتظام ہو سکے گا۔ اٹلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لڑائی کے بعد وہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah